میثم قادری

از قلم

مناظر اسلام فیضِ ملت استاذ العلماء محدث وقت حضرت علامہ

الحافظ محمد فیض احمد اویسی

صاحب مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبہ اویسیہ رضویہ

سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوبندی!

کے پیچھے نماز کا حکم

مرتبہ

حضرت شیخ القرآن مناظر اسلام علامہ

محمد فیض احمد اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

منظوم تعارف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری

از قلم: محمد حنیف اختر، خانیوال

حضرتِ علامہ فیض احمد ہمارے ہیں امام
آپ کو بخشا خدا نے ہے بہت اعلیٰ مقام

ہیں اویسی صاحب قبلہ ہم سبھی کے راہنما
اپنا رہبر مانتے ہیں آپکو سب خاص و عام

سُنیوں کے دل کی دھڑکن اور ہیں آقا مرے
خدمتِ دینِ متین بس کر رہے ہیں صبح و شام

آپ ہیں پیرِ طریقت آپ ہیں شیخ الحدیث
آپ ہیں آقا ہمارے آپکے سب ہیں غلام

مشغلہ ہے کتب لکھنا آپکا بس ہر گھڑی
آپکے دم سے ہے زندہ سُنتِ خیر الانام

ہیں مُصنف اور مدرس اور قائد بالیقیں
روز و شب ہے خدمتِ اسلام بس ایک کام

آپ ہیں عاشق حبیبِ کبریا کے باکمال
عمر لمبی آپکی ہو زندگی کو ہو دوام

زندگی کو دیکھ کر ہے آپکی مجھ کو یقیں
خدمتِ دیں کرتے کرتے عمر گزریگی تمام

آپ کا تلمیذ ہے یہ آپکا ہے جانثار
پیش کرتا ہے ادب سے آپکو اختر سلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

امابعد! بہت سے نمازی سمجھتے ہیں کہ نماز ہر شخص کے پیچھے صحیح و جائز ہے یہ محض جہالت اور اپنی نماز کو خود برباد کرنا ہے۔ اس طرح سمجھنا احکام دین و ملت سے لاپرواہی و غفلت ہے۔ ایسوں پر واجب ہے کہ توبہ کریں ورنہ قیامت میں اس کا مواخذہ ہوگا کیوں کہ حضورؐ نے (بالخصوص) بدعقیدہ و بدمذہب سے دور ہی مناسب رہنے کا حکم فرمایا ہے کہ اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ (بیہقی و دارقطنی) ان بدمذہبوں سے بچ کے رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں تمہیں وہ گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اور ساتھ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ میری اُمت میں تہتر فرقے ہوں گے جن میں ایک فرقہ حق باقی سب جہنمی ہیں[1]
آج ہر انسان آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ امت کے کتنے فرقے بن گئے ہیں اور دیوبندی فرقہ بھی ان گمراہوں میں سے ایک فرقہ ہے اسی لئے بحکم نبوی ان سے بچنا ضروری ہوا چہ جائیکہ اس فرقہ کے امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ فقیر اس رسالہ میں ثابت کرے گا کہ دیوبندی فرقہ امام کے پیچھے حرام ہے اسی لئے اسی کا نام ہے۔

دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم

دیوبندی فرقہ ہو یا کوئی دیگر گمراہ فرقہ وہ اپنے نظریات (عقائد) تحریرات جو

---

[1] (مشکوٰۃ شریف. ص ۵۲ ج ۱)

ان کی کتابوں میں ہیں کی وجہ سے خارج از اسلام ہوجاتے ہیں خواہ وہ خود کو کتنا ہی دین واسلام کا ٹھیکیدار بنائیں جیسے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے منافقین کا حال تھا کہ وہ خود کو بہت خوب بنا سجا کر دین کے پکے سچے محب مشہور ہونا چاہتے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ بے شک منافقین جھوٹے ہیں اور ان کی سزا بہ نسبت دوسرے کفار کے سخت تر بتائی چنانچہ فرمایا "ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار" بے شک منافقین جہنم کے سخت تر نچلے طبقے میں ہوں گے۔ یہانتک ان کی مسجد کو ضرار بتایا (پ ۱۱) خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی مبارک کے آخری زمانہ میں انہیں نہایت ذلیل اور رسوا کر کے مجلس اور مسجد سے نکلوا دیا حالانکہ وہ نمازی خوب تھے۔ حاجی بھی تھے مجاہد بھی تھے زاہد تھے نماز باجماعت خود امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑھتے بظاہر ان کی نیکی کو دیکھ کر ان کے دین میں شک وشبہ نہ تھا [illegible] نے آخری فیصلہ فرمایا "وما ھم بمومنین" وہ مومن نہیں (بلکہ بے ایمان جہنم کے کتے) یہی دلائل ان گمراہ فرقوں کے لئے سمجھئے۔ یہاں فقیر دیوبندی فرقہ کے چند عقائد ومسائل عرض کرتا ہے۔

عقائد ومسائل علمائے دیوبند از کتب معتبرہ

۱ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ چوری کر سکتا ہے۔ جھوٹ بول سکتا ہے۔ ظلم کر سکتا ہے جو کچھ گھناؤنے گندے کام بندے کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں وہ سب گندے گھناؤنے کام اللہ کے لئے کوئی عیب نہیں۔ نہ ان کاموں کے کرنے کی وجہ سے اس کی ذات میں نقصان آسکتا ہے۔ (ملخصاً جہد المقل از مولوی محمود الحسن دیوبندی)

۲ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو اس معنیٰ میں خاتم النبیین سمجھنا کہ حضور

سب سے پچھلے نبی ہیں۔ عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے سمجھ دار لوگوں کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں۔ سابق مہتمم مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں (تحذیر الناس ص۳ مطبوعہ دیوبند)

۳ ان کا عقیدہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان اور ملک الموت علم زیادہ ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد "براہین قاطعہ" ص۵۱ پر لکھتے ہیں:

یہ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے یعنی شیطان و ملک الموت کے علم سے زیادہ رسول اللہ کا علم ماننے والا مشرک ہے یعنی شیطان و ملک الموت علم میں خدا کے شریک ہیں جب ہی تو رسول اللہ کا اُن سے زیادہ علم ماننا شرک ہوا۔

۴ ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بعض غیبوں کا علم حاصل ہے ان میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم غیب تو عام لوگوں کو بلکہ ہر بچے ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کو حاصل ہے چنانچہ دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے[۱]

۵ ان کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا غوث یا خواجہ غریب نواز یا حسین یا علی کہتے ہیں یا ان

(۱: حفظ الایمان ص۸ مطبوعہ دیوبند)

کی منتیں مانتے ہیں یا ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں وہ سب لوگ ابوجہل کے برابر مُشرک ہیں چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں :-

"یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان (بت پرستوں) کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے" [۱]

دیوبندیوں کے اس عقیدے کی بنا پر نیاز امام، دربار خواجہ غریب نواز و بارگاہ مسعود سالار و مزاراتِ اولیاء کے خیرات و صدقات و نذر و نیاز اور چڑھاوے وغیرہ شرک ہوئے۔ اس پر راضی رہنے والے اور خیرات و صدقات کے کھانے والے سب مشرک بلکہ ابوجہل کے برابر ہوئے۔ اس پر راضی رہنے والے اور خیرات و صدقات کے کھانے والے سب مشرک بلکہ ابوجہل کے برابر ہوئے لیکن آج کل خود اوقاف کے مزارات کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور خوب مزے اُڑا رہے ہیں۔

۶ : ان کا عقیدہ ہے کہ محرم میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر شہادت صحیح روایتوں سے بھی بیان کرنا حرام ہے۔ اُن کی نیاز کا شربت دودھ اور ان کی سبیل کا پانی پینا بھی حرام ہے۔ ان کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے لیکن ہولی دیوالی کی پوریاں کچوریاں کھانا جائز ہے چنانچہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں :

"محرم میں ذکر شہادت علیہ السلام کرانا اگرچہ بروایت صحیح ہو۔ سبیل لگانا۔ شربت پلانا یا چندہ سبیل و شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہے"

اور حاشیہ پر لکھ دیا ، لانہ کفر ، یعنی اس لئے کہ یہ سب کفر ہے۔

یہی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں :-

(۱ ؛ تقویۃ الایمان ص۶)

"ہندو تیوہار یا ہولی دیوالی میں اپنا استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا کھانا استاد و حاکم یا نوکر کو (مسلمان کو) درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۲۳)

۷ : ان کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۱۱ مصنفہ اسماعیل دہلوی)

۸ : ان کا عقیدہ ہے کہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں (تقویۃ الایمان) غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے۔ رسول کو کیا خبر؟ (تقویۃ الایمان ص۴۶)

مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ ص۲ حصہ سوم میں لکھتے ہیں:

"پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ شرک صریح ہے"

۹ : ان کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی تعظیم صرف بھائی کی تعظیم کی طرح کرنی چاہیے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کے بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے۔ بندگی اس کو چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زادے، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے اور ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے۔ ہم اُن کے چھوٹے ہیں (تقویۃ الایمان ص۴۸)

۱۰ : ان کا عقیدہ ہے کہ اُمت پر پیغمبر کو ایسی سرداری حاصل ہے جیسے چودھری کو اس کی قوم پر چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

"جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے"[۱]

(۱ - تقویۃ الایمان ص۵۰)

۱۱ ۔ ان کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہؐ کا خیال مبارک تعظیم کے ساتھ لانا زناکاری، رنڈی بازی اور اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدرجہا بہتر ہے اور ان ناپاک کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی مگر رسول اللہؐ کے خیال سے نماز بھی باطل ہو گی اور آدمی بھی مشرک ہو جائے گا۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں :-

از وسوسۂ زنا خیال مجامعت از زوجہ خود بدتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ و خر خود ست و ایں تعظیم و جلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می (صراطِ مستقیم ص ۸۶ از مولوی اسمٰعیل دہلوی۔)

غیرت مند مسلمانوں کے لئے یہ گیارہ حوالے کافی ہیں جس پر بے غیرتی اور صلحکلیت کا بھوت سوار ہے اسے ہزاروں اوراق بے سُود۔

شواہد مذکورہ کے بعد عاشق نماز کا فیصلہ اسکے اپنے ہاتھ میں

آجکل دیوبندی اور بریلوی جھگڑا پاکستان کے تقریباً ہر علاقہ میں عوام میں ہیجان و انتشار ہے کہ نامعلوم حق پر کون ہے اس وقت ان دونوں کے متعلق فیصلہ کرنا ہے کہ ان دو گروہوں میں حق کس کے پلے میں ہے اور پھر بتانا ہوگا کس کے پیچھے نماز جائز ہے اور کس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

اس کا فیصلہ مذکورہ بالا عقائد خود ہیں کہ کسی کو مذکورہ عقائد بھلے لگتے ہیں تو بیشک ان کے پیچھے پڑھیں تاکہ کل قیامت میں دونوں (گرو چیلہ) جہنم میں اکٹھے بیٹھیں تو ہم کہہ سکیں : ع۔ رَل بیٹھے ہیں دیوانے دو

اگر کسی بندۂ خدا کو مذکورہ بالا عقائد ناگوار ہیں تو خدارا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ کر

اپنا انجام برباد نہ کریں اور نہ ہی نماز جیسی دولت کو اپنے ہاتھوں ضائع کریں۔

نماز باجماعت

نماز اسلام کا ایک بہت بڑا رکن ہے یہاں تک کہ حدیث شریف میں نماز کے ترک کو اسلام کو گرانے سے تعبیر کیا گیا اور اس کے ترک پر بڑی بڑی وعیدیں نازل ہیں۔ اسی لئے اس کی ادائیگی میں ہر طرح کی جدوجہد کی جائے اور پھر اسے باجماعت ادا کرنے میں سونے پر سہاگہ۔ لیکن باجماعت نماز کا دارومدار امام پر ہے اگر اس کا منہ کتے جیسے تو مقتدی کو مبارک اگر امام کا منہ گنگے تو اس کا اور مقتدی دونوں کا بیڑا غرق کیوں کہ گندے عقائد سے خود اس کی اپنی نماز اس کے منہ پر ماری جائے گی تو مقتدی بے چارہ کس کھاتہ میں اسی لئے جتنا نمازیں ایسے امام کے پیچھے پڑھیں قیامت میں ایک ایک کا حساب ہوگا۔ اس وقت کا پچھتاوا کسی کام نہ آئے گا ابھی سے سوچ لیں کہ گندے عقیدے والے کے پیچھے نمازیں برباد ہوئیں تو نقصان کس کا اس سے ان بھلے مانسوں کو سمجھ لینا چاہیے جو کہتے ہیں کہ جماعت سے ترک نماز کے ۲۵-۲۷ درجے ثواب ضائع ہوتا ہے خدا کے بندے ۲۵/۲۷ کو روتے ہو۔ جب ان کی نماز ہی نہ ہوئی تو تم ان کے پیچھے پڑھ کر اپنی ایک نماز کیوں ضائع کرتے ہو۔ وما علینا الا البلاغ)

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلے

چند روایات صحیحہ عرض کر دوں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے نیک نمازی اہل توحید کے متعلق فیصلے فرمائے۔

بے ادب امام کو امامت سے ہٹا دیا!!

قَالَ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ فَرَغَ لَا یُصَلِّی لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِکَ

أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ آذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - (رواه ابوداؤد ص ۶۶/۱۷)

اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فیصلے سے متنبہ کر دیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت حال عرض کی آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت (تکلیف) پہنچائی ہے۔

فائدہ: سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے پرستار (عاشق) سے اپیل ہے کہ غور فرمائیں کہ صرف کعبہ مکرمہ کی طرف تھوکنے والے امام (صحابی) کو خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامت سے ہٹا دیا بلکہ وہی امام دوبارہ امامت کی جرأت کرتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی امامت قبول نہیں کرتے بتائیے اس امام کی نماز کس کھاتے میں جائے گی جو کعبہ کے آقا بلکہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ ہے اور وہ امام تو کعبہ کی سمت (جو مدینہ طیبہ سے تخمیناً تین سو میل دور ہے) کو تھوکتا ہے تو امامت کے لائق نہیں یہاں تو کھلے بندوں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لاعلمی بے اختیار و دیگر بہت بڑے امور کا الزام لگاتا ہے۔ اس کی امامت تم نے کس طرح برداشت کر

دکھی ہے کیا بے غیرتی تو سر نہیں ہو گئی بے غیرت بنو یا غیرت مند اس سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت میں کمی یا اضافہ نہ ہو گا البتہ یہ فیصلہ ابھی سے کر لیں کہ ایسے بے ادب گستاخ کے پیچھے تیری نماز برباد ہو گئی۔

گستاخانِ نبوت کو نبوی مسجد سے نکالا گیا

سیرت ابن ہشام میں عنوان قائم کیا ہے طرد المنافقین

منافق لوگ مسجد نبوی میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھ کر آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھ کر، فَرَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَمَرَ بِهِمْ فَاُخْرِجُوْا مِنَ الْمَسْجِدِ اِخْرَاجًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقین کو سختی سے نکال دیا جائے۔

صحابہ کرام کا عمل

حضرت ابو ایوب خالد بن زید اٹھ کھڑے ہوئے اور عمرو بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا پھر حضرت ابو ایوب نے بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے جاتے (اُفٍّ لَّكَ مُنَافِقًا) اے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے اے منافق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے نکل جا۔ اسے منافق اس طرح حضرت عمارہ بن حزم نے زید بن عمرو (منافق) کو پکڑ کر زور سے کھینچتے اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اس منافق نے کہا افسوس ہے اسے دوست تو نے مجھے سخت عذاب (دکھ) دیا۔ حضرت صحابی رضی اللہ عنہ نے اسے جواب میں فرمایا کہ (خدا تجھے ذبح کرے) خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے سخت تر ہے۔ فَلَا تَقْرَبَنَّ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد مبارک کے قریب نہ آنا

غصت ایمان

بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد (جو کہ بدری صحابی تھے) نے قیس بن عمرو (جو کہ منافقین میں سے تھا) کو گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا اور حضرت عبد اللہ بن حارث نے جب سنا کہ حضور نے منافقوں کو نکال دینے کا حکم فرمایا ہے حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر صحن پر گھسیٹے گھسیٹے مسجد سے باہر نکال دیا وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارث تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے تو پلید ہے آئندہ مسجد میں نہ آنا ادھر ایک صحابی نے اپنے بھائی زربن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے (سیرت ابن ہشام ص ۲۵۸)

درس عبرت

یہ منافقین کلمہ بھی پڑھتے نمازیں ادا کرتے جہاد پر بھی جاتے تھے لیکن رحمۃ للعالمین نے انہیں مسجد سے نکلوا دیا صحابہ کرام نے انہیں مارا پیٹا۔ گھسیٹا اور پلید نجس وغیرہ کہا وہ کیوں صرف اسی لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ تھے۔ یہی ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھنا حرام اور ان کو مسجدوں سے نکال دینا اور ان کی تبلیغی جماعت کے بستر بے باہر پھینک دینا سنت ہے بہت بڑا ثواب ہے جو لوگ انہیں نیک آدمی سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیوں کہ صحابہ سے بڑھ کر اسلام کا عشق کسے ہو سکتا ہے

فیصلے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے

ہم اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہر فیصلہ حق ہے اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے کہ ہر صحابی ہدایت کا ستارہ ہے اور خلفائے راشدین کی ہر بات کو سنت کا مرتبہ حاصل ہے اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بالخصوص حضور علیہ السلام نے لسان حق کا لقب بخشا ہے۔ ان کے فیصلے ملاحظہ ہوں۔

ناچار منافق کو فیصلہ کے لئے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور آنا پڑا۔ حضور علیہ السلام نے جو فیصلہ دیا، وہ یہودی کے موافق ہوا۔ یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اُسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا اس کا معاملہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے فرما چکے ہیں لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں۔ آپ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں۔ یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس کو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے

لباب النقول للسیوطی واسباب النزول للواحدی)

فائدہ: فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس قسم کے فیصلے درجنوں ہیں فقیر نے "الاصابہ فی عقائد الصحابہ" (عقائد عمر رضی اللہ عنہ) میں جمع کر دیئے۔ غیور مسلمان کے لئے صرف ایک واقعہ ہی کافی ہے لیکن جس نے بے غیرتی کی قسم کھا رکھی ہے فقیر اویسی کی وہ کب سنتا ہے۔ نمازیں اپنی برباد کر رہا ہے اس سے اس کا اپنا نقصان ہے کہ غریب نے نماز پڑھی بھی لیکن عمداً گستاخ اور بے ادب امام کے پیچھے پڑھ کر اپنے پاؤں خود کلہاڑے اس کی مثال اس بڑھیا کی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے چودھویں پارہ میں مذمت فرمائی وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا ع۔

اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت پختہ کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

حکایت مکہ مکرمہ میں ریطہ بنت عمرو ایک عورت تھی وہم کے مرض میں مبتلا تھی اس کے عقل میں کچھ کمی اور فتور تھا اس کا طریقہ تھا کہ وہ دوپہر تک محنت کر کے سُوت کاتا کرتی بلکہ باندیوں سے بھی کتواتی پھر دوپہر کے بعد تمام کاتا ہوا سوت توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی تڑوا ڈالتی اسی طرح اس کا روزانہ کا معمول تھا۔ روح البیان) (ج ۱۲ تحت آیت ہذا)

انتباہ: مضمون آیت وغیرہ کا موردِ خاص ہے لیکن بقاعدہ اصول التفسیر حکم عام ہے اس سے وہ نمازی سوچے کہ نماز کے لئے کتنا محنت ومشقت اٹھائی لیکن امام کی بدمذہبی کا خیال نہ کرکے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی تو ساری محنت ضائع گئی اور اس نماز کا حساب ذمے رہا جو کل قیامت میں اسی سال کا غوطہ جہنم نصیب ہوگا اس سستی وغفلت کے سودے کا گھاٹا خود سمجھ لیں مجھے تو اس نماز کے عاشق پر رونا آتا ہے کہ ہزاروں روپے امام وخطیب پر خرچ کرتا ہے لیکن یہ نہیں پوچھتا کہ اس کے عقائد کیسے ہیں لیکن جب مرا تو ایک ایک نماز کا حساب دینا پڑا اس وقت پچھتائے گا کہ بڑے دولت بھی خرچ کی تو سزا و عذاب بھی سر پر۔

فتاویٰ دیوبند مولوی حسین احمد صاحب مدنی نے اپنی کتاب ''الشہاب الثاقب صہ۵ پر بحوالہ لطائف رشیدیہ صہ۲۲ درج کیا ہے۔

(۱) '' جو الفاظ موہم تحقیر سرورِ کائنات علیہ السلام ہوں، اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت کی نہ کی ہو، مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے

تبصرۂ اویسی مثلاً دیوبندیوں نے لکھا کہ حضور جیسا علم تو پاگلوں، جانوروں اور بچوں کو بھی حاصل ہے (حفظ الایمان) یا لکھا کہ۔

'' حضور کا خیال نماز میں آ جائے تو بی بی کے جماع اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے (صراطِ مستقیم) یا لکھا کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور سے زیادہ ہے۔ (براہینِ قاطعہ) (یہ تمام حوالے ابتداء رسالہ ہذا میں لکھے جا چکے ہیں) بتائیے کہ یہ کل کلمات کفریہ ہیں یا نہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ان کلمات کو کفریہ ہونے انکار نہ کرے گا تو پھر فیصلہ فرمائیے کہ ان کلمات کے لکھنے والوں کی نیت نہ بھی ہو تب بھی اسلام سے خارج ہیں۔

۲ : اسی مدنی صاحب نے کتاب کے آخر میں فرمایا کہ پس ان کلمات کفر کے کہنے والے کو منع کرنا چاہیے اگر مقدور ہو اور اگر باز نہ آئے قتل کرنا چاہیے کہ موذی گستاخ شان جناب کبریا تعالیٰ شانہ اور اس کے رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے "

۳ : جناب مولوی محمد انور شاہ صاحب کاشمیری تحریر فرماتے ہیں "بارگاہ انبیاء میں گستاخی کفر ہے چاہے اس سے قائل کی مراد توہین کی نہ بھی ہو

۴ : "کل امت کا اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ انتقاص کرنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔
(انور شاہ کشمیری، مولانا، اکفار الملحدین فی ضروریات الدین صفحہ ۴۲ مطبوعہ دہلی ۱۳۴۵ھ)

۵ : انبیاء علیہم السلام کی تعظیم کرنی اور توہین نہ کرنا ضروریات دین سے ہے "
(جناب مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگی ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند "اشد العذاب" ص ۲)

۶ : صاف کہتے ہیں کہ "ضروریات دین سے انکار کرنے والے اور انبیاء کی توہین کرنے والے کو کافر نہ کہنا اور انبیاء کرنا خود کفر ہے مسلمان خوب سمجھ لیں کہ اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ منکر ضروریات دین اور انبیاء کی توہین کرنے والے منافقین کافر کہے جائیں ورنہ کیا حضور علیہ السلام کے زمانہ کے منافقین سب کچھ فرائض و واجبات ادا نہ کرتے تھے اور کیا وہ اہل قبلہ نہ تھے بس حکم یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو کافر کہا جائے آسمان ٹلے زمین ٹلے یہ حکم نہیں ٹل سکتا "

۷ : اسی دربھنگی نے اپنی کتاب (اشد العذاب) میں لکھا کہ مولانا احمد رضا بریلوی کا علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کی وجہ کافر کہنا حق ہے اگر وہ انہیں کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔

خلاصہ بحث : بریلوی دیوبندی فرقہ کا اختلاف انہی گستاخیوں کی وجہ سے ہے

نہ صرف ہمارا بلکہ اس وقت کے تمام علماء و مشائخ عرب و عجم نے ان کی ان عبارات سے انہیں خارج از اسلام لکھا اور کہا تفصیل کے لئے دیکھئے حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ۔

فتویٰ غزالیٔ زماں رحمۃ اللہ علیہ

دور حاضرہ کے ایک متبحر عالم دین کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔

فتویٰ غزالیٔ زماں علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ - یہ فتویٰ ترجمان اہلسنت کراچی میں شائع ہوا جس کا عنوان یوں تھا وہ بد عقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

نوٹ: حضرت غزالیٔ زماں رحمۃ اللہ علیہ کے القاب اور اسم گرامی رسالہ سے ہم نے جوں کے توں نقل کر دیئے ہیں۔ البتہ آپ کی تحریر میں عنوان اور فقرے نمایاں کئے ہیں تاکہ قارئین کے ذہن میں مضمون آسانی سے اتر سکے رسالہ کی عبارت ملاحظہ ہو۔

محترم مولانا احمد سعید کاظمی

السلام علیکم: آپ کا خطبہ استقبالیہ پڑھ کر بے حد متاثر ہو چند سوالات لکھ رہا ہوں جوابات سے مطمئن فرمائیں عہ

خلاصہ سوال ۱: وہابی نجدی امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو جن لوگوں نے پاکستان میں ایسے لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھیں اور جو لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حج کے موقع پر حرمین طیبین میں لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں ان کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ عہ

خلاصہ سوال ۲: محکمہ اوقاف کی تحویل میں جو مساجد ہیں ان میں وہابی، دیوبندی وغیرہ ہر قسم کے امام ہیں ایسے مذہب والے امام کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں بہتر

عہ: چونکہ ہمارا موضوع صرف دو سوالوں سے متعلق ہے اسی لئے ہم نے ان دو سوالوں کے جوابات نقل کئے ہیں۔ اویسی غفرلہٗ عہ اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق کیلئے فقیر کا رسالہ امام حرم اور ہم پڑھیئے۔ اویسی غفرلہ

صرف باطنی، روحانی اور اعتقادی ہے جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اصولی اعتقاد میں موافقت کے بغیر ناممکن ہے شرک توحید کے منافی ہے اور کفر و جاہلیت اسلام اور ایمان سے قطعاً متضاد ہے اگر مقتدی جانتا ہے کہ میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک شرک جلی یا کفر و جاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ رہی اور اس عدم موافقت کے باعث صحت اقتدار کی بنیاد منہدم ہو گئی۔ ایسی صورت میں اس امام کے پیچھے اس کی نماز کا صحیح ہونا کیوں کر متصور ہو سکتا ہے؟ اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ مثلاً کسی منکر ختم نبوت کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی کیوں کہ مقتدی ختم نبوت کا اعتقاد رکھتا ہے اور امام ختم نبوت کا منکر ہے دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے صحت اقتدار کی بنیاد باقی نہ رہی۔ لہٰذا نماز نہ ہوئی توضیح مدعا کے لئے ہدایہ سے ایک جزئیہ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں کہ اگر امام کی جہت تحری مقتدی کی جہت تحری سے مختلف ہو اور تاریکی یا کسی اور وجہ سے مقتدی کو اس اختلاف کا علم نہ ہو سکے تو اس کی نماز درست ہے اگر مقتدی امام کی جہت تحری کا علم رکھتے ہوئے اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو گی۔

صاحب ہدایہ نے اس فساد کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا لِاَنَّہٗ اِعْتَقَدَ اِمَامَہٗ عَلَی الْخَطَاءِ یعنی فسادِ صلوٰۃ کی دلیل یہ ہے کہ مقتدی نے اپنے امام کے خطاء پر ہونے کا اعتقاد کیا اس سے واضح ہوا کہ نماز درست ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مقتدی امام کے خطاء پر ہونے کا معتقد نہ ہو۔ یعنی مطابقت اعتقاد ضروری ہے بشرطیکہ مقتدی امام کی خطاء سے باخبر ہو اور اگر وہ امام کی خطاء سے لاعلم ہے تو ایسی صورت میں اس کی نماز ہو جاتی ہے۔

اس مختصر تمہید پر غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ مقتدی جب یہ جانتا ہو کہ امام کے اعتقاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے علم غیب ماننا کفر و شرک ہے اور امام کے عقیدے میں انبیاء کرام و صالحین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استمداد بلکہ توسل تک شرک ہے اور امام مزارات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

محکمہ اوقاف کا قیام شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

خلاصہ سوال ۳: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور و بشر کے بارے میں قبر و قیامت میں سوال اور کیا یہ مسئلہ عقائد میں شامل ہے؟ لمحہ

خلاصہ سوال ۴: اذان سے پہلے یا اس کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو لازم سمجھنا کیسا ہے؟ اس کے بغیر اذان ناجائز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ نیز الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور اللّٰھم صل علیٰ محمد الخ دونوں کا شرعی حکم متعین کیا جائے؟

خلاصہ سوال ۵: ٹی بی کے مریض کو حرکت کرنے سے طبیب روک دے وہ نماز کس طرح پڑھے۔

خلاصہ سوال ۶: فتاویٰ عالمگیری کا مدون کون ہے؟ کس سنہ میں اس کی تدوین ہوئی اور اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ خلاصہ مکتوب مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۷۸ء۔

محترم و مکرم جناب سیف اللہ خانصاحب زید مجدہ۔ ۲۲ نومبر ۱۹۷۸ء

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

محبت نامہ ملا۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین کی نعمتوں سے نوازے آمین۔ آپ کے سوالات کا نہایت جامع اور اصولی طور پر جواب لکھ رہا ہوں۔ آپ جیسے صاحب فہم و خرد سے قوی امید ہے کہ غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

تمہید جوابات ۱، ۲: پہلے اور دوسرے سوال کا جواب سمجھنے کے لئے ایک مختصر تمہید عرض کرتا ہوں اگر اس تمہید کو غور سے پڑھ لیا جائے تو ان شاء اللہ نہایت آسانی سے جواب سمجھ میں آجائے گا۔ تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحت اقتداء کے بغیر نماز درست نہیں ہو سکتی جس کیلئے مقتدی واماد کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہو جانا ضروری ہے۔ اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحت اقتداء متصور نہیں اس میں شک نہیں کہ یہ رابطہ ظاہری، مادی اور جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ

کے ان دونوں مسئلوں کیلئے پڑھئے فقیر کا رسالہ نور و بشر اور قبر میں حضور کی زیارت

و مزارات اولیاء عظام علیہم الرحمۃ والرضوان کے لئے سفر بلکہ زیارات کی تعظیم و تکریم کو بھی شرک قرار دیتا ہے اور مقتدی اس امام کا توحید اسلام کے عین مطابق سمجھتا ہے تو ایسی صورت میں عدم موافقت اعتقاد کی وجہ سے صحت اقتداء کی دلیل میں مقتدی پر نماز کیونکر درست ہو سکتی ہے؟

مقتدی کی تین قسمیں

[illegible]

[illegible]

جن کے اصول عقائد میں امام کا عقیدہ ہے مختلف ہے اس کا حکم پہلے صورت میں واضح ہو گیا ایسے لوگ اپنے علم کے مقتضا کے ساتھ مجتنب ہو جائیں دوم وہ مسلمان جو یہ جانتے ہیں کہ امام کے بعض عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہیں مگر وہ نہیں جانتے کہ اس اختلاف کی صورت اعتقاد کیا ہے اور ہمارے عقائد امام کے نزدیک کفر یا شرک یا معصیت و ضلالت کا حکم رکھتے ہیں یہ مسلمان محض حرمین کی حرمت [illegible] مدینہ منورہ [illegible] غلبہ [illegible] محبت پیدا ہوا کے جذبات سے متاثر ہو کر ان کے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی اس غلطی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ رب کریم ان کی نمازوں کو رائیگاں نہیں فرمائے گا۔

سوم وہ مسلمان جنہیں سرے سے امام کے ساتھ اختلاف عقائد کا پتہ ہی نہیں وہ محض سادہ لوح ہیں عشق و محبت سے سرشار ہو کر حرم مکہ اور حرم مدینہ میں حاضر ہوتے ہیں اور انہوں نے حالت لاعلمی اس امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عفو و کرم سے ان کی نمازوں کو ضائع نہ ہونے دے گا دوم اور سوم قسم کے مسلمانوں کی خطا قابل عفو ہے طبرانی میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح مرفوع حدیث مروی ہے رُفِعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءُ وَالنِّسْیَانُ وَمَا اسْتُکْرِهُوا عَلَیْهِ ۔ اٹھا لیا گیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اس چیز کو جس پر وہ مجبور کئے گئے لہٰذا ان تینوں حالتوں میں ان کو معذور [illegible]

حکایت

مثنوی شریف میں مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ نے سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بکریاں چرانے والے ایک گڈریئے کا واقعہ بطور تمثیل لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بکریاں چرانے والا گڈریا اللہ تعالیٰ کی محبت میں کہہ رہا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ اگر تو میرے پاس آئے تو تجھے بٹھاؤں تیرے بالوں میں کنگھی کروں، تجھے دودھ پلاؤں تیرے پاؤں دباؤں۔

سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سختی سے ڈانٹا اور ایسی باتوں سے منع فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! میرا بندہ میری محبت میں مجھ سے مخاطب تھا آپ نے اسے کیوں روکا؟ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

وحی آمد سوئے موسیٰ از خدا ۔۔۔ بندۂ ما را چرا کردی جدا[۱]
تو برائے وصل کردن آمدی ۔۔۔ نے برائے فصل کردن آمدی

فائدہ: میرا مقصد اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے سے صرف یہ ہے کہ سچی محبت اور سچا عشق اللہ تعالیٰ کی بیپایاں رحمتوں کا موجب ہوتا ہے اس لئے اگر سچی محبت اور عشق والے مسلمان نے غلط فہمی یا بے خبری میں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی تو رحمت خداوندی سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ سزا کا مستحق قرار نہیں پائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ فرمائے گا مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ وہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کا ذکر سطور بالا میں ہو چکا ہے ایمان کی تین قسمیں بھی بیان کی جاچکی ہیں اور ان تینوں قسموں کا حکم بھی مذکور ہو چکا ہے ان تین نمازیوں کی طرح ہیں جن کے پاس نجاست لگا ہوا کپڑا ہے اور اس پر جو نجاست لگی ہوئی ہے وہ قدر اتنی زیادہ ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے اس کپڑے سے نماز جائز نہیں (تو ایسے نمازی کا جو حکم ہو وہی ان کے عقیدے سے واضح کر لیجئے)

---

[۱] موسیٰ علیہ السلام کو وحی آئی کہ اے موسیٰ علیہ السلام میرے بندے کو مجھ سے کیوں جدا کیا تم تو ملانے کے لئے مقرر تھے نہ کہ جدائی ڈالنے کے لئے۔ ۱۲ ادریس غفرلہ

نمازی کی قسمیں ایک نمازی وہ ہے جس نے جان لیا کہ کپڑے پر نجاست ہے اور یہ
بھی جان لیا کہ اتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز نہیں ہو سکتی ظاہر
ہے کہ وہ اپنے اس علم کی بنا پر ایسے کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اجتناب کرے گا دوسرا
نمازی وہ ہے جو اس کپڑے کی نجاست کو جانتا ہے مگر غلط فہمی کی بنا پر یہ نہیں جانتا کہ اس
نجاست سے نماز نہیں ہو سکتی اب اگر وہ شخص نماز کی محبت اور کمال شوق الی الصلوٰۃ کی بنا پر اس
کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لے تو رحمتِ الٰہیہ سے یہ اُمید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا
مواخذہ نہ فرمائے گا اور اس کے شوق و محبت کی بنا پر اس کی نماز کو ضائع نہ ہونے دے گا
تیسرا نمازی وہ ہے جو سرے سے کپڑے کی نجاست کا علم ہی نہیں رکھتا اور کمال شوقِ عبادت
اور نماز کی محبت میں اس کپڑے سے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے فضلِ ایزدی اور کرم خداوندی سے
اس کے بارے میں بھی یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دامنِ عفو و کرم میں چھپا
لے گا اور اس کی نماز مردود نہ ہوگی۔ یہ صحیح ہے کہ جاننے والے ایسے لوگوں کو صحیح بات ضرور
بتائیں گے لیکن اس کے باوجود بھی اگر کسی کو صحیح بات نہ پہنچ سکے تو حکم مذکور میں حرج نہ ہوگا۔

تبصرہ اویسی: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اختلاف فروعی ہے جیسے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، تو
پھر وہ، سُنی مقتدی ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ لیتے مثلاً امام حنبلی کے پیچھے شافعی المذہب
ایسے ہی شافعی امام کے پیچھے حنفی وغیرہ وغیرہ اس کا جواب ظاہر اور صاف ہے کہ وہ واقعی
فروعی اختلاف تھا اور ہے لیکن بریلوی سُنی کا دیوبندی فرقہ و دیگر بد مذاہب مرزائی، شیعہ
سے اصولی اختلاف ہے بالخصوص فرقہ دیوبندی سے فروعی اختلاف سمجھنا رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم اور اولیائے کرام کی شان اور عزت و احترام نہ ماننے کے مترادف ہے ورنہ
کون نہیں جانتا کہ ان صاحبان کی تحریروں اور تقریروں میں عظمتِ مصطفٰے اور محبت اولیاء
کا درس ملتا ہے یا تحقیر و توہین ٹپکتی ہے۔ اگر توہین و تحقیر کے متعلق شک ہے تو چند
عبارات رسالہ کے اوّل سے پڑھ لیں یا فقیر کی کتاب " دیوبندی بریلوی فرق " ایک بار

دیکھ لیں تفصیل مزید دیوبندی مذہب پڑھیں پھر فیصلہ فرمائیں کہ یہ لوگ بے ادب ہیں یا باادب [1] اگر سمجھ آجائے کہ یہ فرقہ بے ادب ہے اور یقیناً بے ادب اور گستاخ ہے تو پھر یقین کیجئے کہ ؎ بے ادب محروم ماند از فضل رب

اور جو فضل ربانی سے محروم ہے وہ تمہاری نماز کا امام بن کر تمہیں کہاں لے جائے گا خود فیصلہ فرمائیے۔

سوال : حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ۔ ہر نیک اور بد (فاسق و فاجر) کے پیچھے نماز پڑھو۔"

جواب : یہ حدیث شریف سند کے اعتبار سے اس پایہ کی نہیں کہ جس سے استدلال کیا جا سکے اگر مان لی جائے تو شارحین نے فرمایا اور ہم بھی کہتے ہیں کہ فاجر و فاسق کے پیچھے اگر پڑھ لی جائے تو جائز ہے لیکن واجب الاعادہ ہے جیسے داڑھی منڈانے یا قبضہ سے کم کرانے والے امام کے پیچھے پڑھ لی تو نماز جائز تو ہے لیکن اس کا لوٹانا واجب ہے لیکن خارج از اسلام اور منافق (عقیدہ کے اعتبار سے) کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں جس کے دلائل سابق اوراق میں گزرے۔ خلاصہ یہ کہ فاجر و فاسق اور ہے اور خارج و منافق اور ہمارے نزدیک یہ لوگ فاجر و فاسق نہیں بلکہ ان کے عقائد و طریقے حضور علیہ السلام کے زمانہ کے منافقین سے ملتے جلتے ہیں لہٰذا حدیث حق لیکن اس سے استدلال غلط ہے۔ مزید تفصیل فقیر کی تصانیف ذیل مطالعہ فرمائیں : (۱) وہابی دیوبندی کی نشانی۔

---

[1] لیکن انکی ایک اور بیماری بھی زبردست ہے اس کا خیال نہایت ضروری ہے وہ ہے عملی تقیہ کہ انہیں جس مشین پہ فٹ کیا جائے سو فیصد فٹ آجائیں گے اسی لئے یہ قادری چشتی، نقشبندی، ویسی سہروردی حنفی بن جاتے ہیں بوقت ضرورت یارسول اللہ کے نعرے انگوٹھے چومنا، سلام و قیام میں شامل ہونا وغیرہ وغیرہ اسی لئے ان کی اس بیماری کا خصوصاً خیال رکھیے۔ (اویسی غفرلہ)

(۲) دیوبندی وہابی ہیں (۳) تبلیغی جماعت کے کارنامے

(۴) تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ (۵) دیوبندیوں کی پیر پرستی

(۶) دیوبندی بریلوی ہیں (۷) وہابی دیوبندی بدعتی ہیں۔

(۸) ابلیس تا دیوبند

(۹) یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھ (۱۰) دیوبندی وہابی کا پوسٹ مارٹم

اے امت حبیب خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ہم سب کو مسلّم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہ رکھنے والے منافق و مرتد ہیں۔ یہ وہ بدبخت ازلی ہیں۔ جو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دھکیلے جائیں گے۔ کاش مسلمان حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی عظمت و رفعت شان کو جان سکیں جس سے متعلق خود خالق کائنات قرآن حکیم میں "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کا اعلان فرما چکا ہے۔ افسوس ہے کہ اس امر کو یقین کرنے کے باوجود بے غیرتی سوار ہے۔
آج کے دور پرفتن میں بے ادبوں اور گستاخوں کا دور دورہ ہے ہر جگہ دریدہ دہنوں بے لگاموں اور فتنہ انگیز دن خرمستیوں کا شور و شغب ہے۔ صرف یہ ہی نہیں بلکہ نجدیوں کی ناپاک ذریت سرزمین پاک پر وبائی صورت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔
اسلیئے تحفظ ناموس رسالت کے پیش نظر ہر مسلمان کلمہ گو کا فرض ہے کہ وہ انکی ٹیڑھی چال کو سمجھیں ورنہ کل قیامت میں انکے ساتھ تمہارا بھی محاسبہ ہوگا۔ تو پھر پچھتاؤ گے۔ ہمارا فرض تھا ہم اس سے سبکدوش ہو گئے۔ اب آپ اپنا خود منصب سنبھالا کریں۔ وما علینا الا البلاغ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

رسالہ ۲: بریلویوں کے پیچھے نماز کا حکم ہم اہلسنت عقیدۂ دیوبندی کے پیچھے نہ پڑھنے میں حق بجانب ہیں لیکن دیوبندی محض ضد سے اہلسنت کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ورنہ ان کے اکابر: اسماعیل دہلوی۔ قاسم نانوتوی۔ اشرف علی تھانوی کا عمل اور قول اور فتاوی سے ثابت ہے کہ انکی ہمارے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ بریلوی مشرک ہیں اسی لئے ان کے پیچھے نماز ناجائز ہے غلط ہے لیکن مفردۃً پڑھا ئے تو پڑھ بھی لیتے ہیں گویا موم کی ناک ہے جہاں چاہی لگادی ہاں کون کہے کہ جب بریلوی مشرک ہیں تو پھر ان کے پیچھے نماز جائز کیوں بلکہ بوقت ضرورت اہل حق کہتے تھکتے نہیں ہو، وہ کیوں!

اصل مسئلہ بریلوی کوئی مذہب نہیں بلکہ وہی قدیمی مذہب سُنّی حنفی ہے آج کے دور میں بریلویت کے نام سے مشہور کر دیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو اہلسنت سے نفرت ہو کہ کوئی نیا مذہب ہے۔ ؎

خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد: اللہ کوئی ایسی بہتر تدبیر بناتا ہے کہ اس میں ہماری خیر ہوتی ہے۔

ان لوگوں نے اس لفظ کو برائی کے لئے مشہور کیا لیکن یہ لفظ امام اہلسنت شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی کرامت بن گیا کہ اب سُنّی مسلمان اس لقب کو اپنے لئے مسرت محسوس کرتا ہے۔

مخالفین کا اعتراف امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کو خود علمائے دیوبند مانتے ہیں کہ وہ زبردست فقیہ، عالم دین اور عاشق رسول ﷺ تھے۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔ (مزید حوالے فقیر کی کتاب "امام احمد رضا اپنوں اور غیروں کی نگاہ میں" دیکھئے)

۱۔ **دیوبندی رسالہ ماہنامہ معارف "اعظم گڑھ"** میں ہے کہ "مولانا شاہ احمد رضا خان مرحوم اپنے

وقت کے زبردست مصنف اور فقیہہ تھے"۔

بالیجوی دیوبندی ایک بہت بڑے دیوبندی حماد اللہ بالیجوی کہتے تھے کہ اُن کی بُرائی میری مجلس میں ہرگز نہ کرو۔ وہ حُبّ رسول ہی کی وجہ سے ہمارے متعلق غلط فہمیوں کا شکار ہیں" (ہفت روزہ خدام الدین ۱۱ مئی ۱۹۶۲ء)

سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم مخالفین نے محض رعایت کے طور پر نہیں بلکہ مبنی بر حقیقت امر کا اعتراف کیا۔ لیکن اعلیٰحضرت قدس سرہٗ دیوبندیوں کی کوئی رعایت نہ کی:

چنانچہ صدرالافاضل مراد آبادی نے عرض کی حضور نرمی کے ساتھ وہابیوں دیوبندیوں کارد فرمائیں تو آپ مولانا کی یہ گفتگو سن کر آبدیدہ ہوگئے۔ اور فرمایا:

مولانا! تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور میں اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سرقلم کرتا۔ لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم کے ذریعے شدت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لئے کرتا ہوں تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید رد دیکھ کر مجھ پر غصہ آئے۔ پھر جل بھن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا و مولیٰ کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میری اور میرے آباؤ اجداد کی عزت و آبرو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جلیل کے لئے سپر ہو جائے (سوانح امام احمد رضا بریلوی)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات نہیں علم اور فقاہت اور تحقیق کا بھی ان کے دلوں پر گہرا اثر تھا۔ لانسلم (ہم نہیں مانتے) کا مرض لاعلاج ہے۔ مولوی غلام علی

ہم کہتے (یعنی صلی اللہ علیہ وسلم) — اعلیٰحضرت قدس سرہٗ

معاون مودودی نے برملا لکھ دیا کہ مولانا احمد رضا خان صاحب کے بارے میں ہم لوگ اب تک سخت غلط فہمی میں رہے ہیں۔ اُن کی بعض تصانیف اور مطالعہ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے اُن کے ہاں پائی ہے وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے۔ اور عشقِ رسول تو اُن کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔"

(ہفت روزہ شہاب ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء)

بفضلہٖ تعالیٰ اسی طرح تمام دیوبندیوں کے اکابر و اصاغر بلکہ علمائے عرب و عجم اپنوں اور بے گانوں نے مانا۔

نماز کا مسئلہ فضلائے دیوبند کو اقرار ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کا فتویٰ امنی بر صدق ہے اور حق ہے لیکن تسلیم کے باوجود توبہ کی توفیق نہ ہوئی اس کے باوجود وہ بانگ دہل کہتے رہے بلکہ تصانیف میں لکھتے گئے کہ امام احمد رضا اور ان کے متبعین کے پیچھے نماز جائز ہے چند فتاویٰ و اقوال ملاحظہ ہوں۔

اشرف علی تھانوی ہفت روزہ چٹان کا ایڈیٹر مولوی اشرف علی تھانوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"مولانا احمد رضا بریلوی زندگی بھر انہیں کافر کہتے رہے لیکن مولانا تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے۔ وہ ہمیں کافر کہتا ہے۔ لیکن عشقِ رسول کی بنا پر۔ کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا۔"

(چٹان ۲۳، اپریل ۱۹۶۲ء)

۲ - مولوی محمد حسن اس واقعہ کے راوی ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے کہ بارہا مجھے حضرت تھانوی نے فرمایا کہ اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔

(چٹان لاہور، ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء، نوائے وقت ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء)

انتباہ مولوی اشرف علی تھانوی فرقہ دیوبند کے نہ صرف حکیم صاحب ہیں۔ بلکہ متفق علیہ مجدد ہیں جیسے الف ثانی کے مجدد امام ربانی احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ اب فرقہ دیوبند کے لوگ بجائے اپنی جگہ ہو کے سوچیں کہ جب ان کا مجدد اور حکیم صاحب امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز کہہ رہا ہے تو پھر یہ چھوٹے چھوٹے ملاں اس کے برعکس بولیں تو ان کا علاج ہوتا۔

خبر متواتر تھانوی صاحب کا مذکورہ بالا ملفوظ خبر [illegible] ہے کیونکہ متواتر ہے دیوبند کے بڑے بڑے ستون اس کے راوی ہیں۔

۱۔ مذکورہ بالا حوالہ کا راوی شورش کاشمیری ہے جسے دیوبندی فرقہ اپنے مسلک کا نڈر اور بے باک وکیل کہتے ہیں۔

۲۔ کوثر نیازی جسے اپنی دیوبندیت پہ فخر ہے ناز ہے وزارت کے قلمدان پر ہاتھ پھیرنے کے باوجود فرقہ دیوبندی سے نیازمندی میں فرق نہ آیا۔ جنگ کراچی میں ایک طویل مضمون میں لکھا کہ

میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے، کبھی کبھی ذکر آجاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے: "مولوی صاحب (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتوؤں کے سبب ہو جائے گی" اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "تو احمد رضا خان! تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا۔ تم نے سمجھا کہ انہوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا، جاؤ اسی ایک عمل پہ ہم نے تمہاری بخشش کر دی"

کم و بیش اسی انداز کا ایک اور واقعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے میں نے سنا۔

۳۔ جب حضرت مولانا احمد رضا خان کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی، مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے جب وہ دعا کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا وہ تو آپ کو عمر بھر کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دعائے مغفرت فرما رہے ہیں، فرمایا اور یہی بات سمجھنے کی ہے کہ احمد رضا خان نے ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے ہیں کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہین رسول کی ہے، اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے۔"

۴۔ یہی مضمون مولوی مرتضیٰ دربھنگی دیوبندی خلیفہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اشد العذاب میں لکھا ہے۔

۵۔ فتویٰ اشرف علی تھانوی

شاہ اشرف علی تھانوی کا قول ہے کہ کسی بریلوی کو کافر نہ کہو اور نہ آپ نے کسی بریلوی کو کافر کہا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت تھانوی ایک بڑے جلسے سے خطاب کر رہے تھے کہ خبر ملی مولوی احمد رضا خاں بریلوی انتقال کر گئے ہیں آپ نے تقریر کو ختم کر دیا اور اسی وقت خود اہل جلسہ نے آپ کے ساتھ مولوی احمد رضا کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

(چٹان لاہور ۱۵ دسمبر ۱۹۶۲ء)

۲۔ ایک سلسلہ میں (مولوی اشرف علی تھانوی) نے فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے میں نے کہا وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں، ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کر دو۔ (الافاضات الیومیہ جلد پنجم ملفوظ نمبر ۳۵۵ صفحہ ۲۲)

۳۔ حضرت تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ "اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو پڑھ لیتا۔" (چٹان لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء)

مولوی انور کاشمیری محدث مدرسہ دیوبند
میں بطور وکیل تمام جماعت دیوبند کی جانب سے گذارش کرتا ہوں کہ حضرات دیوبند بریلوی حضرات کی تکفیر نہیں کرتے۔" (کتاب حیات انور ص۳۳۳ و نوائے وقت ۸/۱/۷۶)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی
"ہم تو ان بدعتیوں (بریلویوں) کو بھی جو اہل قبلہ جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کرتے۔ (المہند ص۱)

مفتی محمد شفیع دیوبندی
"مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور مولوی حشمت علی خاں کو کافر نہ کہا جائے۔"
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند از مفتی محمد شفیع)

مفتی محمود
لائق صد احترام (دیوبندی) اساتذہ میں سے کسی نے بھی تو دوران اسباق بریلوی مکتب فکر سے نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ مفتی صاحب نے فرمایا۔ میرے اکابرین نے اس (بریلوی) فرقہ پر کوئی فتویٰ فسق کے علاوہ (کفر و شرک) کا نہیں دیا میرا بھی یہی خیال ہے۔ (سیف حقانی ص۷۹)

دیوبندیوں کا تازہ فتویٰ
روزنامہ جنگ کے جمعہ میگزین میں "دینی مسائل" کے عنوان کے تحت دیوبندی مکتب فکر کے جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی عبدالرحمٰن دیوبندی عوام کے مسائل کے جوابات اور فتویٰ لکھتے ہیں۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل علیہ الرحمۃ کے مسلک کی تائید اور پیروی میں اہل علم و انصاف کے لئے مفتی دیوبند کے بعض جوابات و فتاویٰ قابل توجہ ہیں۔

بریلوی امام
تمام اہلسنت وجماعت خواہ دیوبندی ہو خواہ بریلوی ہو۔ قرآن و سنت کے علاوہ فقہ حنفی میں بھی شریک ہیں ان کے درمیان اصولی طور پر اختلاف نہیں لہٰذا ایسے امام کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔ اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت سے نماز پڑھنا

افضل ہے۔ لہٰذا دیوبندی بریلوی کے پیچھے نماز پڑھ لے۔ کیونکہ دونوں حنفی ہیں۔

"جنگ میگزین ۲۸ اپریل تا ۴ مئی ۱۹۹۰ء"

مفتی دیوبندی کے فتویٰ سے الحمدللہ بریلوی حضرات صحیح سنی و حنفی ہیں۔ ان کے پیچھے بلا کراہت و قباحت نماز جائز ہے بلکہ افضل ہے اور جو دیوبندی بریلوی حضرات کو مشرک اور ان کے پیچھے نماز ناجائز قرار دیتے ہیں وہ مفتی عبدالرحمٰن کے فتویٰ سے جھوٹے ہیں اور بلاوجہ مشرک وغیرہ کا غلط تاثر دیتے ہیں۔

مزید عبارات و اقوال و فتاویٰ ہم نے کتاب ابلیس تا دیوبند اور "دیوبند شرع" میں لکھا ہے۔

فتویٰ دیوبند

الجواب: مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے متعلقین (سائل نے پوچھا تھا کہ وہ خوب یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی مشکل کشا کے نعرے لگاتا ہے حضور علیہ السلام اور دیگر انبیا کو غیب کا علم ہے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور علیہ السلام کو عطا فرما دیں وغیرہ۔ ایسے عقائد والوں) کو کافر کہنا صحیح نہیں بلکہ ان کے کلام میں تاویل ہو سکتی ہے اور تکفیر مسلم میں فقہا رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت احتیاط فرمائی ہے اور یہ لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کے کلام میں ننانوے وجود کفر کے ہوں اور ایک وجہ ضعیف اسلام کی ہو تو مفتی کو اس ضعیف وجہ کی بنا پر فتویٰ دینا چاہیئے یعنی اس کو مسلمان کہنا چاہیئے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند مطبوعہ کراچی ص۵۴ ج ۲)

تبصرہ اویسی

الحمدللہ ہم اہلسنت پکے سچے مسلمان ہیں۔ اس کا اعتراف نہ صرف اکابر دیوبند کو ہے بلکہ وہ ہمارے اکابر کے پیچھے نماز پڑھتے آئے اور اس کے جائز ہونے کے فتاویٰ جاری کرتے آئے۔ یہ آج کون لگتے ہیں ناجائز کہتے ہیں۔

انکشاف

ان کی عادت ہے کہ جہاں سے ریال۔ ڈالر مل جائے اسی طرف ہو جاتے ہیں۔ تجربہ کر لیں۔ صدیاں گذریں شیعہ (سنی) کو ہم اہلسنت

نے کفر کا فتویٰ جاری کیا لیکن یہ خاموش ہے اب زیال نے انہیں جلوایا" اب دیکھو شور برپا ہے :- انجمن سپاہ صحابہ برملا اعلانیہ نعرہ "کافر کافر شیعہ کافر" وہ بلا تفریق سب شیعوں کو کافر کہتے ہیں مگر مفتیان دیوبند کے فتوے اس نعرہ کے بالکل برعکس ہیں۔ ملاحظہ ہوں ۔

۱۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند عزیز الفتاویٰ ج۱ ص۱۳۳ : روافض جو سب شیخین (صدیق رضی و فاروق رضی) کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے بعض فقہا نے ان کی تکفیر کی ہے اور عقائد بھی مختلف ہیں اگر کسی گروہ کا عقیدہ کفر کی نوبت تک نہ پہنچا ہو اس سے نکاح درست ہے اور اگر حضرت علی رضی کو فضیلت دیتا ہے یا سب صحابہ رضی کرتا ہے تو وہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہے ۔ نکاح درست ہے۔

۲۔ فتاویٰ دیوبند ج۱ ص۱۴۰ میں ہے محققین حنفیہ شیعہ تبرا گو اور منکر خلافت خلفائے ثلاثہ کو کافر نہیں کہتے اگرچہ بعض علماء نے ان کی تکفیر کی ہے مگر صحیح قول محققین کا ہے کہ سب شیخین اور انکارِ خلافت خلفائے کفر نہیں ہے۔

۳۔ فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ کراچی مطبع سعیدی ص۲۴ روافض و خوارج کو بھی اکثر علماء کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ (روافض) شیخین (صدیق و فاروق) و صحابہ رضی کو اور (خوارج) حضرت علی رضی کو کافر کہتے ہیں :- فتاویٰ رشیدیہ ص۱۳۱ صحابہ رضی کرام میں سے کسی صحابی کو کافر کہنے والا اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ مختصراً دیوبندیوں کی تمام کتابوں میں بھی ایسا ہی ہے اب وضاحت طلب بات یہ ہے کہ اگر سپاہ صحابہ رضی والوں کا نعرہ صحیح ہے تو کافروں کو مسلمان کہنے والے یا ان کے کفر میں اختلاف کرنے والے دیوبندی مفتی کس کھاتے میں جائیں گے؟ اگر دیوبند کے مفتی سچے ہیں تو مسلمان بریلوی کو کافر کہنے والے کس گڑھے میں گریں گے۔ جہنم میں۔

فقط

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور (پاکستان) ۲۵ ۵/۱۱

قرآنِ پاک کا بے بہا خزینہ

تفسیر روح البیان

ترجمہ اُردو

فیوض الرحمٰن

مترجم

محدثِ دوراں مفسرِ قرآن حضرۃ علامہ محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ

کلام پاک کے سمجھنے میں یہ تفسیر آپ کی صحیح راہ نمائی کریگی، ہر پارہ ضخیم جلد پر مشتمل ہے

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)